وفيه اعتماد العرف في الأمور التى لاتحديد فيها من قبل الشرع .

''جن اُمور میں شرعی کوئی حد بندی نہیں وہاں اعتبار عرف کا ہوگا۔'' (فتح الباری (۵۱۰/۹)

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں: المراد بالمعروف القدر الذي عرف بالعادة أنه الكفاية (نیل الاوطار:۳۴۲/۶) قرآن کی آیت ﴿لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ﴾ ''صاحب وسعت کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔'' سے سابقہ موقف کی تائید ہوتی ہے۔ کم تر سے مقصود اگر حیثیت سے کم ہے تو بایں صورت حیثیت کے مطابق خرچہ ہونا چاہئے اور اگر اس کی فراوانی کے مقابلہ میں ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ اصحابِ حق کو ان کا حق مل چکا ہے اور وہ اپنے مال کے تصرف میں شرعی حدود کے اندر خود مختار ہے، لہٰذا اس سے مزید کوئی مطالبہ نہیں ہوسکتا اور نہ اس پر کوئی مؤاخذہ ہے، ہاں البتہ جائز حق میں کوتاہی کی صورت میں عنداللہ جواب دہ ہے۔

نماز اور روزہ کے بارے میں چند سوالات

❁ سوال ۱: اقامت کا جواب دینا چاہیئے یا نہیں؟ جماعت المسلمین کے امیر مسعود احمد نے لکھا ہے کہ اقامت کا جواب دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

جواب: اقامت کا جواب دینے کی حدیث سنن ابو داود میں ہے لیکن اس کی سند میں ضعف ہے۔ اس میں دو راوی محمد بن ثابت العبدی اور شہر بن حوشب ضعیف ہیں، نیز ان دونوں کے درمیان راوی مجہول ہے۔ لہٰذا یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے۔

❁ سوال ۲: مؤذّن اور خطیبِ جمعہ منبری اذان کے بعد دو رکعت پڑھیں گے یا کب پڑھیں گے کہ ان کا عمل اس حدیث کے مطابق ہو کہ

''ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت ہے۔''

جواب: منبری اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں، البتہ اس موقعہ پر اگر کوئی آدمی باہر سے آئے تو وہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھے۔

❁ سوال ۳: جو شخص پہلے سے مسجد میں موجود ہو، وہ اس حدیث پر عمل کرنے کی غرض سے اذانِ منبری کے بعد دو رکعت پڑھے گا یا نہیں؟